3 ایس سی آر سپریم کورٹ رپورٹیں 1965
از عدالت اعظمیٰ

اے

رام لال اونکار مل فرم

بنام

موہن لال جوگانی چاول اور آٹا ملز

16 فروری 1965

بی (رگھوبر دیال، جے۔آر۔مدھولکر، آر۔ایس۔بچاوت اور وی۔راماسوامی، جسٹسز)

چیک کی ادائیگی میں بینک ڈرافٹ جمع کر کے چیک قبولیت کے ذریعہ ادائیگی پر قرض کی ادائیگی-کیا قرض ادا کیا گیا ہے۔

جواب دہندگان کو ان سے واجب الادا رقم کی ادائیگی میں۔ درخواست گزاروں نے 31
سی اگست 1948 کو مدعا علیہان کو ایک چیک بھیجا جو تریپورہ بینک کی سبسا گر برانچ پر ایک تیسرے فریق کے ذریعہ اپیل کنندگان کے حق میں لیا گیا تھا اور اس کے بعد اپیل کنندگان نے مدعا علیہان کو اس کی توثیق کی۔4 ستمبر 1948 کو جواب دہندگان نے یہ چیک گوہاٹی بینک کے اپنے بینکروں کو بھیج دیا، جس نے بدلے میں یہ چیک سبسا گر کے تریپورہ بینک کو نقد رقم کے لیے بھیج دیا۔اس بینک نے چیک کی رقم تیسرے فریق کے اکاؤنٹ میں ڈیبٹ
ڈی کر دی اور مدعا علیہ کے گوہاٹی بینک کو ایک مسودہ بھیجا جو کلکتہ میں اس کے اپنے ہیڈ آفس میں ادا کیا گیا تھا۔ جواب دہندگان کے بعد گوہاٹی بینک نے مسودہ جمع کرنے کے لئے کلکتہ میں اپنے ہیڈ آفس کو بھیج دیا لیکن بعد میں مسودہ پیش نہیں کیا اور مسودے کی رقم جمع کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

اس دوران جواب دہندگان کے بینک نے 17 ستمبر 1948 کو اپنا کاروبار بند کر دیا اور
ای اسے بند کرنے کا حکم دیا گیا۔تقریباً ایک مہینے بعد، تریپورہ بینک نے بھی اپنا کاروبار بند کر

دیااوراپنے قرض دہندگان کے ساتھ انتظامات کی اسکیم میں داخل ہونے پر مجبور ہوگیا۔

تر یپورہ بینک سے مسودہ رقم کی ادائیگی حاصل کرنے کی اپنی کوششوں کی ناکامی کے بعد، مدعا علیہان نے درخواست گزاروں کے خلاف اس بنیاد پر مقدمہ قائم کیا کہ 31 اگست 1948 کا چیک مدعا علیہان کو مشروط ادائیگی کے طور پر موصول ہوا تھا، اور چونکہ چیک نقد نہیں کیا گیا تھا، جواب دہندگان کو اپنے اصل دعوے کو نافذ کرنے کا حق

الیف تھا۔ سب جج نے مقدمہ خارج کر دیا لیکن ہائی کورٹ نے اپیل میں فیصلہ بدل دیا اور مقدمہ کا حکم جاری کر دیا۔

سپریم کورٹ میں اپیل پر،

منعقد: (رگھوبر دیال، بچاوت اور راماسوامی جسٹسز کے مطابق) حالانکہ مدعا علیہان کو اصل میں یہ چیک ان کے واجبات کی مشروط ادائیگی کے طور پر ملا تھا، اور اگر کچھ اور نہیں ہوا ہوتا، تو مسودہ جمع کرنے میں جواب دہندگان کی ناراضگی اور اس کے نتیجے میں

جی اپیل کنندگان کے ساتھ تعصب کو مدنظر رکھتے ہوئے، چیک کی عدم ادائیگی پر اصل قرض بحال ہو جاتا۔ یہ سمجھا جانا چاہئے کہ چیک کی مطلق ادائیگی کے طور پر مسودے کو برقرار رکھا گیا ہے اور چیک کی ادائیگی پر، اصل قرض ادا کر دیا گیا تھا۔ (105ای-ایف)

ایچ معاہدوں پر چیٹی، 22ویں توثیق آرٹیکل 1079۔ معاہدوں کے قانون پر ایڈسن کا سلوک، 11ویں توثیق صفحہ 156۔

ہوبکنز بنام ویئر، ایل آر (1869) 4 Ex.268 ,
چیمبرلین بنام ڈیلاریئو، 2 ولس۔کے۔بی 353 حوالہ دیا گیا۔

(مدھولکر، جسٹس کے مطابق): اس بات کے ثبوت موجود تھے کہ جواب دہندگان کے بینک نے سبساگر کے تر یپورہ بینک سے نقد رقم جمع کرنے کے بجائے، اپنی وجوہات کی بنا پر مسودہ کے ذریعے رقم جمع کرنے کی کوشش کی۔ مزید برآں، مدعا علیہ بینک کے تحلیل

ہونے کے بعد، مدعا علیہان نے تریپورہ بینک کو خط لکھ کر کہا کہ ڈیمانڈ ڈرافٹ کی رقم ان کی ہے نہ کہ ان کے بینکروں کی جو صرف جمع کرنے کے مقاصد کے لئے ان کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں اور اس کے مطابق مسودہ رقم انہیں ادا کی جانی چاہیئے۔لہٰذا، اگرچہ درخواست گزاروں کی جانب سے مدعا علیہان کے حق میں منظور کیا گیا چیک صرف اس رقم کی مشروط ادائیگی تھی جس کے لیے چیک تیار

اے

کیا گیا تھا،لیکن مدعا علیہان کو تریپورہ بینک کی جانب سے تیار کردہ ڈیمانڈ ڈرافٹ کو قبول کرتے ہوئے اس مسودے کو قانونی ٹینڈر کے طور پر قبول کیا جانا چاہیے یا درخواست گزار کی جانب سے ان کے حق میں منظور شدہ چیک کے تحت ادا کی جانے والی رقم کی مطلق ادائیگی سمجھا جانا چاہیے۔اس کے بعد ان کے حقوق صرف ڈیمانڈ ڈرافٹ پر منحصر ہوں گے نہ کہ اصل قرض پر جو درخواست گزار نے ان پر واجب الادا تھا۔لہٰذا جواب دہندگان کا مداوا ان کے اپنے بینک یا تریپورہ بینک کے خلاف ہوسکتا ہے،لیکن اپیل کنندگان کے خلاف نہیں۔ای 108،س ی 109

بی

سی

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: 1962 کی دیوانی اپیل نمبر 638۔

آسام ہائی کورٹ کے 21 مئی 1957 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل 1962 کی پہلی اپیل نمبر 7 میں کی گئی۔

ڈی

درخواست گزاروں کی طرف سے این سی چٹرجی اور ڈی این مکھرجی۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایس۔سی۔ناتھ، آر۔گوپال کرشنن کی طرف سے پی۔کے چٹرجی۔

رگھوبر دیال، بچاوت اور رام سوامی جسٹسز کا فیصلہ باچاوت جسٹس، مدھولکر جسٹس نے ایک الگ فیصلہ سنایا۔

ای

بچاوت جسٹس۔نوگونگ ضلع کے راہا میں کاروبار کرنے والے درخواست گزاروں

کا جواب دہندگان کے ساتھ لین دین تھا اور وہ گوہاٹی میں کاروبار کررہے تھے۔ مذکورہ لین دین کے نتیجے میں، درخواست گزار 9-4-9,447 روپے کی رقم میں مدعا علیہان کے مقروض تھے۔ مدعا علیہان کے واجبات کو پورا کرنے کے لئے، درخواست گزاروں نے

ایف مدعا علیہان کو 31 اگست 1948 کو 0-4-9,461 روپے کا چیک بھیجا۔ یہ چیک تریپورہ ماڈرن بینک، سبساگر برانچ میں سبساگر کے ایک تیسرے فریق، میسرس ناتھورام جئے دیال نے اپیل کنندگان کے حق میں دیا، جنہوں نے جواب دہندگان کے حق میں اس کی توثیق کی۔ 4 ستمبر 1948 کو جواب دہندگان نے

جی یہ چیک اپنے بینکروں، کلکتہ کمرشل بینک، گوہاٹی کو جمع کرنے کے لیے بھیجا۔ اسی دن کلکتہ کمرشل بینک، گوہاٹی نے یہ چیک تریپورہ ماڈرن بینک، سبساگر کو نقد رقم کے لیے بھیجا۔ تریپورہ ماڈرن بینک، سبساگر نے اپنے حلقوں کے کھاتوں کو اخراج کر دیا۔ میسرس ناتھورام کے کھاتے میں 0-4-9,461 روپے کی رقم کے ساتھ اور کمیشن چارجز کی مد میں 0-4-6 روپے کی کٹوتی کے بعد، کلکتہ کمرشل

ایچ بینک، گوہاٹی کو چیک کی ادائیگی کے لیے 9,435 روپے کا مسودہ 14 ستمبر 1948 کو بھیجا گیا۔ یہ مسودہ تریپورہ ماڈرن بینک، سبساگر نے اپنے کلکتہ ہیڈ آفس میں تیار کیا تھا، اور اسے شمارے کی تاریخ سے تین مہینے تک جاری رکھا گیا تھا۔ مسودہ موصول ہونے کے بعد کلکتہ کمرشل بینک، گوہاٹی نے اسے جمع کرنے کے لئے کلکتہ میں اپنے ہیڈ آفس کو بھیج دیا۔ لیکن کلکتہ کمرشل بینک نے کبھی بھی مسودہ تریپورہ ماڈرن بینک کو پیش نہیں کیا، اور مسودے کی رقم جمع کرنے کی کوئی

اے کوشش نہیں کی، اس دوران، مدعا علیہان نے اپیل کنندگان کو خط لکھ کر مطلع کیا کہ چیک کے لئے نقد ادائیگی موصول نہیں ہوئی ہے، اور 18 ستمبر 1948 کو اپیل کنندگان نے جواب دیا کہ وہ چیک واپس لے لیں۔ لیکن جواب دہندگان کو چیک کبھی واپس نہیں کیا گیا۔ 17 ستمبر 1948 کو کلکتہ کمرشل بینک نے اپنا ب

بی کاروبار بند کر دیا اور اس کے بعد اسے بند کرنے کا حکم دیا گیا۔ 16 اکتوبر 1948 کو تریپورہ ماڈرن بینک نے بھی اپنا کاروبار بند کر دیا اور اپنے واجبات کی ادائیگی میں ناکامی کے پیش نظر اسے اپنے قرض دہندگان کے ساتھ معاہدہ

کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔

19 نومبر 1948 کو مدعا علیہان نے تریپورہ ماڈرن بینک سے درخواست کی کہ
سی وہ مسودے کی رقم کلکتہ کمرشل بینک کو نہیں بلکہ انہیں ادا کرے۔لیکن تریپورہ ماڈرن بینک نے نہ تو جواب دہندگان کو اور نہ ہی کلکتہ کمرشل بینک کو کوئی ادائیگی کی۔8 مارچ 1949 کو جواب دہندگان نے مقدمہ دائر کیا، جس میں سے اپیل
ڈی پیدا ہوتی ہے، درخواست گزاروں سے اپنے واجبات کی ادائیگی کا دعویٰ کرتے ہوئے کہ 31 اگست 1948 کا چیک مدعا علیہان کو مشروط ادائیگی کے طور پر موصول ہوا تھا، اور چونکہ چیک نقد نہیں کیا گیا تھا، لہٰذا مدعا علیہان اپنے اصل دعوے کو نافذ کرنے کے حقدار تھے۔زیریں آسام ڈسٹرکٹ کے ماتحت جج نے مقدمہ خارج کر دیا۔اپیل پر ہائی کورٹ نے اپیل کے فیصلے کو واپس لے لیا اور مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔درخواست گزار اب خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں اپیل کرتے ہیں۔

ای ہائی کورٹ نے درست کہا کہ مدعا علیہان کو اصل میں 31 اگست 1948 کا چیک ان کے بقایا جات کی مشروط ادائیگی کے طور پر ملا تھا، اور اگر کچھ اور نہیں ہوا، تو چیک کی عدم ادائیگی پر اصل قرض بحال ہو جاتا۔لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ مسودہ جمع
ایف کرنے میں جواب دہندگان کی کوتاہیوں اور اس کے نتیجے میں اپیل کنندگان کے ساتھ تعصب کو مدنظر رکھتے ہوئے، مدعا علیہان کو یہ سمجھا جانا چاہئے کہ انہوں نے مسودے کو چیک کی مطلق ادائیگی کے طور پر برقرار رکھا ہے، اور چیک کی ادائیگی پر، اصل قرض ادا کیا گیا تھا.

چیٹی آن کنٹریکٹس، 22 ویں ایڈیشن، آرٹیکل 1079 میں، قانون اس طرح بیان کیا گیا ہے:"
جی جہاں ایک سمجھوتہ کرنے والا دستاویز جس پر قرض دہندہ بنیادی طور پر ذمہ دار نہیں

ہے، قرض دہندہ کی طرف سے ادائیگی کے طور پر قبول کیا جاتا ہے، تو وہ سب کچھ کرنے کا پابند ہے جو اس طرح کے دستاویز کا مالک ادائیگی حاصل کرنے کے لئے کر سکتا ہے۔ لہٰذا یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ مقررہ وقت کے اندر چیک پیش کرے، اور اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے، اور قرض دہندہ اس طرح تعصب کا شکار ہوتا ہے، تو قرض دہندہ اس چیک کو اپنا بنالیتا ہے، تاکہ یہ قرض کی ادائیگی کے برابر ہو۔ ایچ

معاہدے کے قانون پر ایڈیسن کے معاہدے میں، 11 ویں توثیق، صفحہ 156 میں کہا گیا ہے:

"اگر مقروض اپنے بینکر کو قرض کی رقم کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے، اور قرض دہندہ اسے قبول کرتا ہے، اور اسے ادائیگی کے لئے پیش کرنے سے پہلے اسے غیر معقول وقت تک اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے، اور بینکر دیوالیہ ہو جاتا ہے، تو قرض دہندہ کو قرض دہندہ کی تکلیف کی وجہ سے فارغ کر دیا جاتا ہے" اے

ہوبکنز بنام ویر میں۔ یہ خیال کیا گیا تھا کہ ایک قرض دہندہ جو اپنے قرض دہندہ کے ایجنٹ سے ایجنٹ کے چیک کے قرض کی وجہ سے لیتا ہے، وہ اسے مناسب وقت کے اندر ادائیگی کے لئے پیش کرنے کا پابند ہے۔ اور اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے اور اس کی تاخیر سے قرض دہندہ کی حالت مزید خراب ہو جاتی ہے تو قرض دہندہ کو فارغ کر دیا جاتا ہے، حالانکہ وہ چیک میں فریق نہیں تھا۔ بی

چیمبرلین بنام ڈیلا رئیو پرانے معاملے میں۔ یہ خیال کیا گیا تھا کہ اگر قرض دہندہ اپنے قرض دہندہ کا نوٹ یا مسودہ کسی تیسرے شخص پر قبول کرتا ہے تو وہ رقم کا مطالبہ کرنے سے پہلے اسے غیر معقول وقت دیتا ہے، اور جس شخص پر یہ رقم کھینچی جاتی ہے وہ دیوالیہ ہو جاتا ہے، تو یہ قرض دہندہ کا اپنا نقصان ہے، حالانکہ مسودہ تبادلے کے قابل یا اس پر بات چیت کے قابل نہیں ہو سکتا ہے۔ سی

اب، اس معاملے میں، مدعا علیہان نے اپنے قرض دہندگان، اپیل کنندگان سے تریپورہ ماڈرن بینک پر ایک تیسرے فریق کی طرف سے تیار کردہ چیک قبول ڈی کیا اور اپیل کنندگان کی طرف سے اس کی توثیق کی گئی۔ کلکتہ کمرشل بینک نے اپنے جمع کرنے والے ایجنٹوں کے توسط سے یہ چیک تریپورہ ماڈرن بینک کو جمع کرنے کے لیے پیش کیا اور نقد ادائیگی حاصل کرنے کے بجائے تریپورہ ماڈرن بینک کی سبساگر برانچ کی جانب سے تیار کردہ مسودہ اپنے ہیڈ آفس میں وصول کیا۔ چیک کی وصولی کے دوران اس مسودے کو قبول کرنے کے بعد، درخواست گزاروں کے مقابلے میں جواب دہندگان اس سے بہتر حالت میں نہیں تھے، ای جتنی وہ کر سکتے تھے۔ اگر انہوں نے درخواست گزاروں کے مسودے کو براہ راست چیک کی مشروط ادائیگی کے طور پر قبول کیا تھا۔ ان حالات میں، مدعا علیہان کی ذمہ داری ہے کہ وہ مناسب وقت کے اندر ادائیگی کے لئے مسودہ پیش کریں۔ مسودہ جاری ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کی مدت کے دوران کسی بھی وقت ادائیگی کے لئے پیش کیا جا سکتا ہے۔ ادائیگی کے لئے مسودہ پیش کرنے کے بجائے، جواب دہندگان کے جمع کرنے والے ایجنٹوں نے اسے اپنے ہاتھوں میں رکھ لیا، اور اسے حاصل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ کلکتہ کمرشل بینک ایف کے ایک ملازم پی ڈبلیو 3 نے کہا کہ مسودہ بینک کے گوہاٹی دفتر نے رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعہ اپنے ہیڈ آفس کو بھیجا تھا، لیکن ہیڈ آفس نے اپنا کام بند کر دیا تھا اور

جی مسودہ گوہاٹی دفتر میں واپس آ گیا تھا۔ جمع کرنے والے ایجنٹوں کے کاروبار کو بند کرنا مسودہ کی فراہمی حاصل نہ کرنے اور مناسب وقت کے اندر ادائیگی کے لئے پیش نہ کرنے کا قانونی بہانہ نہیں تھا۔ پی ڈبلیو 3 نے اعتراف کیا کہ اگر مسودہ 16 اکتوبر 1948 سے پہلے تریپورہ ماڈرن بینک کو ادائیگی کے لئے پیش کیا گیا ہوتا تو اسے پیش کرنے پر ادا کیا جاتا، اور یہ پیسہ صرف اس وجہ سے حاصل نہیں کیا جا سکا

ایچ کیونکہ اس دوران کلکتہ کمرشل بینک بند ہو گیا تھا۔ تریپورہ ماڈرن بینک نے 16 اکتوبر، 1948 کو اپنا کاروبار بند کر دیا۔ اپنے قرضوں کی ادائیگی میں ناکامی کی وجہ سے، تریپورہ ماڈرن بینک اب انتظام کی ایک اسکیم کے تحت کام کر رہا ہے۔

اے جواب دہندگان اوران کے ایجنٹوں کی جانب سے مناسب وقت کے اندر مسودے کو نقد کرنے میں ناکامی نے اپیل کنندگان کی پوزیشن کو بدتر بنادیا، اوران کے ساتھ تعصب پیدا کیا۔ ان حالات میں، جواب دہندگان کو یہ سمجھا جانا چاہئے کہ انہوں نے مسودے کو چیک کی مطلق ادائیگی میں رکھا ہے۔ چیک کو مناسب ادائیگی کے طور پر سمجھا جانا چاہئے اوراس کے نتیجے میں، اصل قرض وصول نہیں کیا گیا تھا۔

بی ہائی کورٹ نے یہ کہتے ہوئے غلطی کی کہ مسودے کی ادائیگی حاصل کرنے میں ناکامی کی وجہ ذمہ داروں کے جمع کرنے والے ایجنٹوں کی کمزوری نہیں تھی۔ فیصلے کے ایک حصے میں، ہائی کورٹ نے حقیقت کے برعکس، غلط طور پر فرض کیا کہ تریپورہ ماڈرن بینک نے 16 ستمبر 1948 کو کاروبار بند کردیا تھا اوراس وجہ سے مسودے کو پیش کرنے پر کیش نہیں کیا جاسکتا تھا، جبکہ درحقیقت، تریپورہ ماڈرن بینک نے ایک ماہ بعد 16 اکتوبر، 1948 کو کاروبار بند کر

سی دیا تھا۔ مسودے کے بارے میں ریکارڈ پراس بات کے واضح ثبوت موجود ہیں کہ اگر مسودہ 16 اکتوبر 1948 سے پہلے ادائیگی کے لئے پیش کیا جاتا تو اسے کیش کیا جاتا۔

ڈی مسٹر چٹرجی نے یہ بھی دلیل دی کہ جواب دہندگان کے جمع کرنے والے ایجنٹوں کو یہ سمجھا جانا چاہئے کہ انہوں نے 14 ستمبر 1948 کو ڈیمانڈ ڈرافٹ کو چیک کی مکمل ادائیگی کے طور پر قبول کیا تھا، اور قانون کی نظر میں چیک کی ادائیگی اور ڈسچارج اسی تاریخ کو کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کے فیصلے میں اس نکتے پر ایک لمبی بحث ہے، لیکن ہم اس سوال کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔

ای نتیجتاً، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، ہائی کورٹ کے ذریعہ منظور کردہ فیصلے اور فرمان کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے، اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو بحال کیا جاتا ہے. مدعا علیہان اپیل کنندگان کو اس عدالت میں اخراجات ادا کریں گے۔ فریقین مندرجہ ذیل عدالتوں میں اپنے اخراجات خود ادا کریں گے اور برداشت کریں گے۔

الیف مدھولکر جسٹس۔ میں اپنے بھائی بچاوت سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے۔لیکن میں اپنے فیصلے کوایک مختلف بنیاد پر رکھنے کوترجیح دوں گا۔

یہاں ان حقائق کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے جو میرے فاضل بھائی کے فیصلہ، این۔سی۔ چٹر جی نے مدعاعلیہان اوراپیل کنندگان کی طرف سے پیش ہوتے ہوئے دو بنیادوں پر زور دیا تھا، جن میں سے پہلا یہ تھا کہ مدعی مدعا علیہان نے
جی تریپورہ ماڈرن بینک، سبساگر کی جانب سے 14 ستمبر 1948 کوکلکتہ میں اپنے ہیڈآفس میں 0-4-9,461 روپے کے چیک کی ادائیگی میں 9455 روپے کے مسودے کوقبول کیا تھا۔ بینک، سبساگر جس کی درخواست گزاروں نے اس چیک پرواجب الادارقم کے اطمینان میں مدعاعلیہان کے حق میں توثیق کی تھی اور
ایچ اس لئے مسودے کی بے حرمتی سے درخواست گزاروں کی مدعاعلیہان کو 9455 روپے ادا کرنے کی ذمہ داری بحال نہیں ہوگی۔ دوسری بنیاد یہ تھی کہ درخواست گزاروں کوذمہ داری سے بری کردیا گیا تھا کیونکہ جواب دہندگان نے مسودہ تیارکرنے کے مناسب وقت کے اندرنقدرقم کے لئے مسودہ پیش نہیں کیا تھا۔ میرے صاحب علم بھائی نے اپنا فیصلہ دوسری بنیاد پر رکھا ہے۔تاہم، میرے خیال میں، دوسری بنیاد پرکسی رائے کا اظہار کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ مسٹر چٹر جی نے جس پہلی بنیاد پر زور دیا ہے وہ مدعاعلیہ کے دعوے کا ایک اچھا جواب ہے۔

اے یہ انگریزی قانون کا ایک تسلیم شدہ اصول ہے، جسے اس ملک میں بھی نافذ کیا گیا ہے، کہ جب قرض واجب الادا ہوجائے تو قرض دہندہ کوقرض کی صحیح رقم نقد یا دیگر قانونی ٹینڈر میں پیش کرنا ضروری ہے اور یہ کہ جہاں قرض دہندہ کی طرف سے قرض دہندہ کو چیک پیش کیا جاتا ہے تو ادائیگی مطلق یا منصفانہ ہوسکتی ہے، مضبوط

بی مفروضہ مشروط تنخواہ کے حق میں ہے۔(دیکھیے چلمر ز آن بلز آف ایکسچینج، صفحہ 301، 12
واں ایڈیشن)۔اس سے پہلے، جب مدعا علیہان نے سبسا گر کے میسر ناتھورام جئے دیال
کے ذریعے اپیل کنندگان کے حق میں لیا گیا چیک قبول کیا اور اپیل کنندگان نے اسے کلکتہ
کمرشل بینک لمیٹڈ، گوہاٹی برانچ کو جمع کرنے کے لیے بھیجا، تو انہوں نے اسے مشروط
سی ادائیگی کے طور پر قبول کیا ہوگا۔جواب دہندگان کے بینک نے تریپورہ ماڈرن بینک لمیٹڈ
سے نقد رقم جمع کرنے کے بجائے مسودہ کے ذریعہ رقم جمع کرنے کی کوشش کی۔اس کی وجہ
دیپند را چندرا مجومدار، پی ڈبلیو۳، جو متعلقہ وقت پر کلکتہ کامرشل بینک لمیٹڈ کی گوہاٹی برانچ
میں اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ تھے، نے یہ بتائی تھی کہ بینک عام طور پر مسودے کے ذریعے
ڈی دوسرے بینکوں سے رقم جمع کرتا تھا۔ان کے ثبوتوں میں اس بات کی تردید کرنے کی کوئی
بات نہیں ہے کہ آسام میں کاروبار کرنے والے بینکوں میں یہ رائج رواج تھا۔ان کے
مطابق بینک نے گوہاٹی میں قابل ادائیگی مسودہ مانگا تھا لیکن تریپورہ ماڈرن بینک لمیٹڈ نے
کلکتہ میں قابل ادائیگی ایک مسودہ بھیجا۔تاہم ذمہ دار بینک نے مسودہ قبول کر لیا اور اسے
جمع کرنے کے لئے رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے کلکتہ بھیج دیا۔اس کے کچھ دیر بعد ذمہ داران
ایف کے بینکوں نے کاروبار بند کر دیا اور ڈیمانڈ ڈرافٹ بغیر کسی ادائیگی کے واپس کر دیا گیا۔
جواب دہندگان کے بینک نے جواب دہندگان کو مسودہ پیش کیا۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ
اگرچہ تریپورہ ماڈرن بینک لمیٹڈ کی گوہاٹی میں برانچ تھی لیکن جواب دہندگان نے کلکتہ میں
قابل ادائیگی مسودے پر یہ سوچ کر اعتراض نہیں کیا کہ اس کے تحت واجب الادا رقم تریپورہ
ماڈرن بینک کی کلکتہ برانچ سے پہلے جمع کی جا سکتی ہے۔جواب دہندگان کے بینک کے
تحلیل ہونے کے بعد جواب دہندگان نے 19 نومبر 1948 کو تریپورہ ماڈرن بینک
لمیٹڈ، کلکتہ کے ایجنٹ کو ایک خط لکھا جس میں کہا گیا تھا کہ ڈیمانڈ ڈرافٹ ان کا ہے نہ کہ
کلکتہ کمرشل بینک لمیٹڈ کا، جو صرف جمع کرنے کے مقاصد کے لئے ان کے ایجنٹ کے طور
جی پر کام کر رہے ہیں اور جس رقم کے لئے مسودہ تیار کیا گیا تھا وہ انہیں ادا کیا جانا چاہئے نہ کہ
کلکتہ کمرشل بینک یا اس کے آدھے حصے میں سے کوئی بھی ۔اس خط سے صاف ظاہر ہوتا
ہے کہ مدعا علیہان نے چیک کے تحت واجب الادا رقم کی مکمل ادائیگی کے ساتھ مسودے کو
ایچ قبول کیا جس کی درخواست گزاروں نے ان کے حق میں توثیق کی تھی۔لہٰذا اگرچہ

درخواست گزاروں نے مدعا علیہان کے حق میں جو چیک منظور کیا تھا وہ صرف اس رقم کی مشروط ادائیگی تھی جس کے لئے تر یپورہ ماڈرن بینک کی جانب سے تیار کردہ ڈیمانڈ ڈرافٹ کو قبول کرتے ہوئے مدعا علیہان کو چیک دیا گیا تھا، لیکن اس کی کلکتہ برانچ میں سبسا گر کو اس مسودے کو قانونی ٹینڈر کے طور پر یا درخواست گزار کی طرف سے چیک جمع شدہ کے تحت ادا کی جانے والی رقم کی مطلق ادائیگی کے طور پر قبول کیا جانا چاہئے۔ اس کے بعد ان کے حقوق صرف ڈیمانڈ ڈرافٹ پر منحصر ہوں گے نہ کہ اصل قرض پر جو

اے درخواست گزار نے ان پر واجب الادا تھا۔ یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ تر یپورہ ماڈرن بینک ایک ماہ بعد تک تحلیل میں نہیں گیا تھا اور جیسا کہ دیویندر چندر مجومدار، پی ڈبلیو 3 نے کہا ہے، اس مسودے کو پورا کرنے میں کامیاب ہو جاتا اگر اسے اس کی کلکتہ برانچ کے سامنے مناسب وقت کے اندر پیش کیا جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جواب دہندگان کا بینک اس

بی مسودے پر مشتمل رجسٹرڈ خط کے کلکتہ بھیجے جانے کے وقت ہی الجھن میں چلا گیا تھا اور کسی نے بھی اس کی فراہمی نہیں کی تھی کہ مسودہ تر یپورہ ماڈرن بینک کی کلکتہ برانچ میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی کلکتہ کمرشل بینک یا تر یپورہ ماڈرن بینک کے خلاف، لیکن یقینی طور پر ا

سی اپیل کنندہگان کے خلاف نہیں۔ حالانکہ، ریلائنس کو مسٹر ایس۔ سی۔ ناتھ نے 10

ستمبر 1949 کو درخواست گزار کی طرف سے مدعا علیہان کو لکھے گئے خط پر جواب دہندگان

کے لیے پیش کیا تھا، جس میں اپیل گزار نے درج ذیل لکھا تھا۔

..... اور آپ کا خط موصول ہوا ۔ آپ نے لکھا تھا کہ 9,461-4-0 روپے کی ادائیگی

ڈی نہیں ملی تھی۔ براہ مہربانی چیک واپس لے لو ۔ ہم نے دراز کو لکھا ہے، جو براہ مہربانی نوٹ کریں

فاضل وکیل کے مطابق، لہذا، اپیل کنندہ کو چیک پر اپنی ذمہ داری قبول کرنے کے بارے میں سمجھا جانا چاہئے جس کی اس نے مدعا علیہان کے حق میں توثیق کی تھی۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ کے اس خط میں کوئی ردعمل نہیں ہے اور یہ بالکل واضح ہے کہ درخواست گزار نے جو کچھ کہا وہ اس حقیقت سے لاعلمی میں تھا کہ جواب دہندگان کے بینک نے چیک کی ادائیگی میں

ای ڈیمانڈ ڈرافٹ کو قبول کیا تھا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ تریپورہ ماڈرن بینک سبسا گر نے دراصل چیک کے دراز کے اکاؤنٹ کو اس رقم کے ساتھ ڈیبٹ کیا تھا جس کے لئے چیک نکالا گیا تھا۔ اس طرح چیک کو ان کی طرف سے اعزاز سے نوازا گیا تھا۔ لیکن نقد رقم

ایف ادا کرنے کے بجائے انہوں نے جواب دہندگان کے بینک کے کہنے پر ڈیمانڈ ڈرافٹ جاری کیا۔ لہٰذا اس خط سے ذمہ داران کے معاملات بہتر نہیں ہوں گے۔

ان وجوہات کی بنا پر اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، ہائی کورٹ کے حکم نامے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل کورٹ کے حکم کو بحال کیا جاتا ہے۔ مدعا علیہان اس عدالت میں اور نیچے کی عدالتوں میں اپیل کنندگان کے اخراجات ادا کریں گے اور اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے۔

جی

اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document